Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۹ | ۱۲ شہادت ۱۳۲۰ ہش | ۱۴ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ | ۱۲ اپریل ۱۹۴۱ء | نمبر ۸۲

یورپ میں آگ اور خون کی بارش

وُہ جو تھے اونچے محل اور وُہ جو تھے قصر بریں
پست ہو جائیں گے جیسے پست ہو اک جائے غار
ایک ہی گردش سے گھر ہو جائیں گے مٹی کا ڈھیر
جس قدر جانیں تلف ہوں گی نہیں ان کا شمار

(از حضرت مسیح موعودؑ)

اگر انسان کے دل میں خدا تعالےٰ کا خوف اور اس کی خشیت ہو۔ تو قدم قدم پر اس کی ہدایت کے سامان موجُود ہیں۔ لیکن اگر یہ نہ ہو۔ تو بڑے سے بڑا نشان بھی بے فائدہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے متعلق مخالفین کے دل شکوک و شبہات سے پُر ہیں۔ حالانکہ اگر اور سب باتوں کو چھوڑ دیا جائے۔ تو صرف یورپ کی موجُودہ جنگ کے واقعات کا سرسری مطالعہ ہی اس مقدس و مطہّر انسان کی صداقت کو مہر نیم روز کی طرح عیاں کرنے کے لئے کافی ہے۔ اور وہ باتیں جو حضُور علیہ السلام نے نہایت سادگی کے ساتھ بیان فرمائیں۔ آج پوری تفاصیل اور جزئیات کے ساتھ حیرت انگیز طور پر پوری ہو رہی ہیں۔ چنانچہ حضور کے دو اشعار مندرجہ عنوان کو پڑھئے۔ اور پھر یورپ کی جنگ پر نظر ڈالئے۔ یہ جنگ ستمبر ۳۹ء سے جاری ہے۔ مگر پرانے قصوں کو چھوڑ دیئے۔ حضور کے یہ الفاظ مختلف مقامات مثلاً ناروے۔ ہالینڈ۔ ڈنمارک اور فرانس وغیرہ میں جس طرح پُورے ہوئے ہیں۔ ان کی تفاصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ صرف بلقان کی جنگ پر نظر ڈالئے جو ۶-اپریل کو شروع ہُوئی۔ اور جس پر آج صرف چار روز کا عرصہ گزرا ہے۔ اور دیکھئے کہ اس چار روز کے مختصر عرصہ میں یہ پیشگوئی کس قدر حیرت انگیز طریق پر پوری ہوئی ہے مسٹر چرچل نے ۹-اپریل کو پارلیمنٹ میں جو تقریر کی۔ اس میں یوگوسلاویہ کے حالات بیان کرتے ہُوئے کہا:-

• یوگوسلاویہ کا دار السلطنت بلغراد جرمن بمباری سے جل کر خاک سیاہ ہو چکا ہے جرمن ہر جگہ شہروں پر بم برسا رہے ہیں۔" (ملاپ ۱۱-اپریل)

رائٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ
"یوگوسلاویہ کے اعلان جنگ کرنے کے بعد جرمنوں نے بلگریڈ پر جو پہلی بار بمباری کی۔ اس سے کم از کم تین ہزار اشخاص ہلاک ہُوئے۔" (ملاپ ۱۱-اپریل)

"بلگریڈ میں وزیروں کے بنگلوں پر خاص طور پر بمباری کی گئی۔ اور انہیں تباہ کر دیا گیا۔" (پرتاپ ۱۱-اپریل)

"ملاپ" ۸-اپریل نے جنگ یوگوسلاویہ کی خبروں پر "یوگوسلاویہ کی ساحلہ جانی میں قتلِ عام کا منظر" کی سرخی دی ہے۔

ایتھنز سے ۸-اپریل کی ایک خبر مظہر ہے کہ ۶-اپریل کی رات کو رائل ایر فورس نے بلغاریہ میں دشمن کے فوجی مقامات پر جو شدید حملے کئے۔ وُہ ایسے خوفناک تھے۔ کہ "ریلوے کے چھکڑے ہوا میں اڑتے ہُوئے دیکھے گئے۔" (پرتاپ ۱۰-اپریل)

"۸-اپریل کو ایتھنز ریڈیو سے یہ خبر براڈکاسٹ کی گئی۔ کہ "دشمن کے مورچوں اور مشین گنوں کی چوکیوں کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ دُشمن کی فوجوں کو بھاگنا پڑا۔ اور اسے آدمیوں اور اسلحہ کا بہت نقصان پہنچا۔ سارا دن جنگ جاری رہی۔ اطالوی اپنے بہت سے سپاہی ہلاک و زخمی چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے۔" (پرتاپ ۱۱-اپریل)

اس کے ساتھ ہی ۸-اپریل کو جرمن طیاروں نے برطانیہ کے شہر کاونٹری پر جو حملہ کیا۔ اس کے متعلق رائٹر کا بیان ہے۔ کہ کاونٹری "کل رات پھر وحشیانہ بمباری کا نشانہ بنا کاونٹری جس کا مسمار شدہ گرجا اور تباہ شدہ اونچی عمارتیں نازیوں کی بربریت کی زندہ مثالیں پیش کر رہی ہیں۔ اُسے پھر شدید نقصان پہنچایا گیا۔ اندیشہ ہے۔ کہ اموات اب پھر بہت زیادہ ہوئی ہیں۔ جملہ آوروں نے دو مرتبہ حملہ کیا۔ پہلا حملہ بہت مختصر مگر بہت سخت تھا۔ اس حملہ میں ہزاروں آتشیں بم برسائے گئے۔ اور ان کے بعد زبردست دھماکے والے بم پھینکے گئے۔ دُوسرا حملہ بہت طویل تھا۔ اور اس میں بہت زیادہ نقصان ہوا۔ ہسپتال۔ سکول۔ ہوٹل اور پولیس تھانوں کو خاص کر نشانہ بنایا گیا۔" (پرتاپ ۱۱-اپریل)

پھر لکھا ہے۔ کہ "سکلپچے اور دیگر شہروں (یوگوسلاویہ) میں بھی شدید جانی و مالی نقصان ہوا۔" (انقلاب ۱۱-اپریل)

"برطانیہ میں مارچ کے مہینہ میں ۴۲۵۹ اشخاص ہلاک اور ۵۵۵۷ اشخاص زخمی ہوئے۔" (پرتاپ ۱۰-اپریل)

اطالوی فوجوں کو افریقہ کی جنگ میں جو شدید نقصانات پہنچے ہیں۔ ان کے سلسلہ میں بتایا گیا ہے۔ کہ "اٹلی کے تین لاکھ جوان ہلاک یا زخمی ہو چکے ہیں۔ البانیہ میں آئے یا نوے ہزار جوانوں کا نقصان ہوا۔" (پرتاپ ۱۱-اپریل)

یہ مختصر سا خاکہ ہے گزشتہ چند روز کے واقعات کی تباہی کا۔ اور اسے ہرگز مکمل نہیں کہا جاسکتا۔ یوگوسلاویہ کا ریڈیو سٹیشن پہلے ہی روز کی بمباری سے تباہ ہوگیا تھا۔ اور دو روز تک بند رہا۔ اس لئے وہاں سے خبروں کی آمد بند رہی۔ باقی ذرائع کے لحاظ سے اسے تمام دنیا سے منقطع کر دیا گیا تھا اس لئے ان غریبوں پر نازی وحشیوں کے ہاتھوں جو کچھ گزری وہ خدا ہی جانتا ہے۔

بہر حال اس سے صورت حالات کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ اور ایک طرف ان کو دیکھتے ہوئے اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو اشعار مندرجہ عنوان پر نظر ڈالتے ہوئے آپ کی صداقت روز روشن کی طرح ظاہر ہو جاتی ہے۔ کیونکہ یورپ میں آج بالکل وہی حالت ہے۔ جو حضور نے بیان فرمائی ہے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ رشہادت ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی عام طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ البتہ چند روز سے سردرد کی شکائت ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

مجلس شاورت میں شمولیت کے لئے جماعتہائے احمدیہ کے بہت سے نمائندگان اور مہمان آج مختلف ٹرینوں سے تشریف لائے۔ جن کے ٹھہرنے کے لئے مدرسہ احمدیہ میں انتظام کیا گیا ہے۔

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب بھی آج صبح تشریف لائے۔

جماعتوں کے لئے قابل تقلید نمونہ

کئی سال ہوئے چار کوٹ ریاست جموں میں ماسٹر بشیر احمد صاحب کی کوشش سے احمدیہ سکول جاری کیا گیا۔ اور باوجودیکہ ایک عرصہ تک کوئی ایڈ نہ ملی۔ ماسٹر صاحب موصوف نہائت محنت اور جانفشانی سے کام کرتے رہے۔ مرکز کی طرف سے ایک معمولی رقم بطور امداد دی جاتی رہی۔ اب مقامی جماعت کی توجہ اور ماسٹر بشیر احمد صاحب کی سعی کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ مدرسہ کو ایڈ بھی مل گئی ہے۔ اور کام نہائت عمدگی سے ہو رہا ہے۔ سرکاری معائنہ جات کی جو نقول ہمارے پاس پہونچی ہیں۔ وہ سکول کی حالت تسلی بخش بتاتی ہیں۔ اگر دوسری جماعتیں بھی ایثار [illegible]ال سے کام لیں۔ اور اپنے اپنے ہاں سکول جاری کریں۔ تو یقیناً جماعت [illegible]بیت کا کام اچھے رنگ میں جاری ہوسکتا ہے۔

ناظر تعلیم و تربیت

اخبار احمدیہ

شکریہ احباب:۔ میں ان تمام دوستوں کا جو میرے نوجوان لڑکے ملک حبیب حسن کی وفات پر بذریعہ خطوط اظہار افسوس کر کے میرے غم میں شریک ہوئے ہیں بذریعہ اخبار شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزاھم اللہ خاکسار صوبیدار ڈاکٹر ظفر حسن دار الفضل قادیان

تصحیح:۔ الفضل ۳۰ راماں میں محلہ دار الفتوح کے احباب کے عمل اجتماعی کا ذکر کرتے ہوئے تین ہزار مربع فٹ فرش پر لائم سیمنٹ کیا" لکھا گیا ہے۔ دراصل یہ پلستر فرش پر نہیں بلکہ دیواروں پر کیا گیا تھا۔ خاکسار عزیز احمد منور احمد مہتمم وقار عمل قادیان

عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

چندہ جلسہ سالانہ میں ابھی تک مبلغ ۵۰۵۰ روپے کی کمی ہے۔ اس چندہ کی اہمیت اور ضرورت کے متعلق اس سے زیادہ کچھ بیان نہیں کیا جاسکتا۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ۱۹ ستمبر ۱۹۳۷ء کے خطبہ جمعہ میں بدیں الفاظ بطور انتباہ جماعت کو فرما چکے ہیں۔ جو یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء کے اخبار الفضل میں شائع بھی ہو چکا ہے کہ

"ناظر صاحب بیت المال نے مجھے کہا ہے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کے لئے تحریک کروں۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ اس تحریک کی ضرورت ہی کیوں سمجھی جاتی ہے۔ کیا چندہ جلسہ سالانہ پہلی دفعہ آیا ہے۔ یہ جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم کیا ہوا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ایک حصہ جماعت کا اس امر کا محتاج ہے۔ کہ میں کہوں تو وہ اس کے لئے چندہ دیں۔ کیا وہ خدا کے حضور پیش ہونے والے نہیں۔ ....
... کیوں اس تحریک میں بھی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے سالہا سال سے قائم ہے میری تحریک کی ضرورت سمجھتے ہیں۔"

چونکہ جلسہ سالانہ کے اخراجات قرض لے کر ادا کئے گئے ہیں۔ اس لئے عہدیداران جماعت کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ حضور کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں بقایاداران جلسہ سالانہ سے وصولی کے لئے پوری کوشش کریں۔ ؛

ناظر بیت المال

تشخیص بجٹ سال ۲۱-۱۳۲۰ ہش کے متعلق ضروری اعلان

آئندہ سال کے تشخیص بجٹ کے لئے فیصلہ ہوا ہے۔ کہ ماہ اپریل ۱۹۴۱ء میں جماعتوں کو فارم بھجوائے جائیں۔ تاکہ جماعتیں تشخیص بجٹ کرتے وقت بقایاجات سابقہ تا ۳۰ اہم شامل کر سکیں۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ عہدیداران مال کو تاکید کی جاتی ہے۔ کہ مجلس شاورت کے موقع پر وہ دفتر ہذا سے فارم بجٹ لیتے جائیں یا اپنے اپنے نمائندگان کو دفتر ہذا سے فارم حاصل کرنے کی تاکید کر دیں۔ تاکہ سب جماعتیں ان فارموں کی خانہ پری کر کے مئی ۱۹۴۱ء کے دوسرے ہفتے تک بھجوا سکیں

(ناظر بیت المال قادیان)

ثواب حاصل کرنے کا بہترین موقعہ

روزنامہ "الفضل" میں ہماری طرف سے مشتہرہ دو اشتہاروں کے نتیجہ میں بجائے پندرہ درخواستوں کے پچیس درخواستیں معہ ایک ایک روپیہ چندہ کے دفتر میں موصول ہوئی ہیں۔ گویا ہماری مطلوبہ تعداد سے دس درخواستیں زائد آئی ہیں۔

یہ درخواستیں چونکہ ہندو مسلم اور عیسائی صاحبان کی طرف سے ہیں۔ اس لئے ان کے نام رسالہ انگریزی کا جاری کرنا از حد ضروری ہے۔ لیکن دفتر ریویو انگریزی اپنی مالی مشکلات کی وجہ سے صرف ایک ایک روپیہ میں رسالہ مذکورہ احباب کے نام جاری کرنے سے معذور ہے۔ اس لئے جماعت کے اہل دل اور ذی استطاعت احباب اگر کچھ رقم بطور عطیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس انگریزی رسالہ کے لئے ارسال فرما کر مذکورہ طالبان حق کے نام رسالہ جاری کروا دیں تو خدا تعالےٰ کے ہاں بیش از بیش اجر و ثواب کے مستحق ہوں گے۔ ؛

(مینجر ریویو انگریزی قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

342

پُرانی اور نایاب تحریریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آج سے ۶۶ چھیاسٹھ سال پہلے کا

ایک نادر مضمون

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آج سے چھیاسٹھ سال پہلے کے دو اشتہار "الفضل" کی ایک گزشتہ اشاعت میں شائع ہو چکے ہیں۔ اسی سلسلہ میں آج حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اور مضمون جو اخبار منشور محمدی بنگلور (ریاست میسور) میں ۱۲۹۴ھ میں شائع ہوا تھا۔ من وعن شائع کیا جاتا ہے۔ چونکہ اخبار کے کاتب یا ایڈیٹر سے حضور کے مضمون کے بعض الفاظ صحیح طور پر نہیں پڑھے گئے۔ اس لئے بعض الفاظ نادرست طور پر چھپے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ لہٰذا میں نے خطوطِ وحدانی میں صحیح الفاظ لکھ دیئے ہیں۔ امید ہے۔ کہ اسے بھی دلچسپی کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ کہ یہ ایک نایاب اور تاریخی چیز ہے۔ جو کہ قبل ازیں ہمارے لٹریچر میں نہیں آئی۔ انشاء اللہ باقی ماندہ تحریریں بھی گاہے گاہے ہدیہ احباب کی جائیں گی۔ خاکسار فضل حسین احمدی مہاجر۔ قادیان۔

بخدمت جناب محمد شریف صاحب (ایڈیٹر منشور محمدی) بعد السلام علیکم التماس ہے کہ اس سوال کو مہربانی فرما کر اخبار شریف میں اپنے منطبع فرما دیں۔ وھو ہذا۔

اقرارات سوامی جی پنڈت دیانند سرستی سرسوتی

پہلا اقرار۔ سب جیو یعنی رُوح انادی ہیں۔ کہ قدیم سے خود بخود موجود ہیں۔ خدا نے ان کو پیدا کیا نہیں۔ اور نہ اب کوئی نیا رُوح پیدا کر سکتا ہے۔

دُوسرا اقرار۔ پرمیشر جو سرشٹی کو رچتا ہے۔ تو اس کا یہ باعث ہے۔ کہ پہلے سرشٹی میں کچھ رُوح مکبٹ (مکت) ہو جاتے ہیں۔ اور کچھ پاپ جو باقی رہتے ہیں۔ ان کے بھوگ (بھوگ) کرانے اور پھل دینے کے لئے پرمیشر سرشٹی رچتا ہے۔

تیسرا اقرار۔ کہتے چھ سادھن یعنی چھ عمل سے ہوتی ہے۔ جو شخص ان چھ سادھن کو بجا لائے۔ ضرور اس کی مکتی ہو جاتی ہے۔

چوتھا اقرار۔ جس کی مکتی ہو جاتی ہے۔ وُہ سدا انند میں رہتا ہے۔ اور پھر جنم مرن بیرہ دو (بھو) ساگر میں نہیں گرتا۔

پانچواں اقرار۔ بعد گزرنے چار ارب اُنتیس کروڑ چالیس لاکھ اوناسی ہزار نوسو چھیانویں برس دورہ آمد و رفت کل روحوں کا ختم ہو کر پھر پرے آجاتی ہے۔

چھٹا اقرار۔ یہ سب باتیں وید اور شاستر میں لکھی ہیں۔

تقریر اعتراض

پنڈت صاحب کی تقریر سے تناسخ باطل ٹھہرتا ہے۔ اور دُنیا کا بار بار پیدا ہونا غلط ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ بموجب پہلے اقرار پنڈت صاحب کے پرمیشر کوئی (روح۔ ناقل) بنا نہیں سکتا۔ اور بموجب دُوسرے اور تیسرے اقرار پنڈت صاحب کے ہمیشہ رُوح مکبٹ (مکت) ہوتے رہتے ہیں۔ اور بموجب چوتھے اقرار پنڈت صاحب کے جو رُوح مکت ہو جاتی ہے۔ پھر واپس نہیں آتی۔ اور یہ بات تو ظاہر ہے۔ کہ جیسے جیسے رُوحیں مکبٹ (مکت) ہو جائیں گی۔ اس طرف سے کمی ہوتی جائے گی۔ یہاں تک کہ ایک دن خزانہ خالی ہو جائے گا۔ پھر اداگون کہاں رہے گا۔ اور سرشٹی کا بار بار رچنا کس پرکار (طرح۔ ناقل) سے ٹھیک بیٹھے گا۔ اگر کوئی کہے۔ کہ رُوح بے انت ہیں۔ تو اوّل تو یہ وہم بموجب پانچویں اقرار پنڈت صاحب کے باطل ہے۔ کیونکہ اگر رُوح بے انت ہوتے۔ تو ایک مدت معدُود میں جو چار ارب ہے۔ کس طرح ان سب کا دَورہ پُورا ہو جاتا۔ اور علاوہ اس کے ہم کہتے ہیں۔ کہ جو چیز فی الحقیقت کسی قدر خارج میں موجود ہے۔ اور دُنیا میں آسکتی ہے۔ اور جا سکتی ہے۔ وُہ کبھی بے انت نہیں ہو سکتی۔ جب ایک کو ان میں سے نکالیں گے۔ تو ضرور ایک کی کمی ہو جائے گی۔ اور جب دو نکالیں گے۔ تو دو کی کمی ہو جائیگی۔ غرض جیسے نکلتے جائیں گے۔ ویسے کم ہوتے جائیں گے۔ اور ایک دن محکمہ بندوبست کی طرح سرشتہ خدائی کا تخفیف میں آجائے گا۔ کیونکہ بموجب اصُول پنڈت صاحب کے زمانہ غیر متناہی ہے۔ اور یہاں ثابت ہو گیا جو رُوحیں کسی قدر اندازے میں محدُود اور متناہی ہیں۔ اور متناہی غیر متناہی سے کبھی نباہ نہیں کر سکتا۔ اس واسطے ضرور کسی دن ٹوٹ (کمی۔ ناقل) آجائے گی۔

بعض لوگ یہ جواب دیتے ہیں۔ کہ رُوح انادی ہے۔ اور جو چیز انادی ہو وُہ گنتی سے باہر ہوتی ہے۔ اس کا یہ جواب ہے۔ کہ خدا بھی انادی ہے۔ مگر گنتی سے باہر نہیں۔ ایک ہے۔

جو چیز محدُود ہوگی۔ وُہ کسی نہ کسی گنتی میں ضرور داخل ہوگی۔ اور کسی قدر کم کرنے سے ضرور کم ہو جائے گی۔

دیکھو ہمارے جیو جو ہمارے سر پر (جسم۔ ناقل) میں داخل ہیں۔ یہ بھی تو بقول تمہارے انادی ہیں۔ اگر ہم کسی جگہ چار جیو بیٹھے ہوں۔ اور بعد اس کے ہم میں سے ایک جیو اُٹھ کر باہر چلا جاوے۔ تو ضرور ہم باقی تین جیو رہ جائیں گے۔ اور اگر ہم میں سے کوئی نہ اُٹھے گا۔ اور ایک اور جیو آبیٹھے گا۔ تو ہم پانچ جیو ہو جائیں گے۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں۔ جو خدا کا حدّ انتہا کچھ نہیں ہے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ رُوح بے انت ہیں۔ اُن حضرات کی خدمت میں یہ عرض ہے۔ کہ بحث تو اس امر میں ہے۔ جو کوئی چیز موجود ہو کر شمار سے باہر نہیں رہ سکتی خدا کے طول عرض سے اس بحث کو کیا علاقہ ہے۔ اور خدا بھی تو شمار سے باہر نہیں۔ اور نہ خدا شمار سے مستثنیٰ ہے۔ انہیں حضرات کا یہ بھی وسواس (خیال۔ ناقل) ہے۔ کہ خدا بوڑھا نہیں ہوتا۔ اس کو موت نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ رُوح بے انت ہیں۔

ہماری طرف سے یہ گزارش ہے۔ (کہ) جو ایسی اوٹ پٹانگ باتیں کرنی عقلمندوں کا کام نہیں۔ بھلا کوئی عاقل خیال کرے۔ کہ موجودات میں کے شمار میں خدا کے بوڑھا جوان ہونے کا کیا دخل ہے۔ ہماری کلام تو صرف شمار میں ہے۔ سو ہم بار بار عرض کرتے ہیں۔ جو خدا بھی شمار سے باہر نہیں۔ ایک ہے۔ اور نہ کوئی اور موجود تعداد سے باہر ہو سکتا ہے۔ جیسا ہم نے ثابت کر دیا۔

مجیب صاحبوں کے ایسے ایسے عجیب جواب ہیں۔ جو حقیقت میں اس لائق ہیں۔ جو ایک ایک نقل ان کی برٹش انڈیا کے عجائب گھروں میں رکھی جائے۔

المعترض۔ مرزا غلام احمد رئیس قادیان

(اخبار منشور محمدی بنگلور۔ ریاست میسور) جلد ۶ - نمبر ۳۳ - ۲۵ - ذیقعد ۱۲۹۴ھ ص ۴۹۶)

نظارت تعلیم و تربیت سے متعلقہ رپورٹیں

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ تمام جماعتیں نظارت ہذا سے متعلقہ رپورٹیں ہر ماہ کی دس تاریخ تک بھیجدیا کریں۔ ایسی جماعتوں کے نام بطور اظہار خوشنودی "الفضل" میں شائع کئے جائیں گے۔ چنانچہ ماہ تبلیغ کی رپورٹ بھیجنے والی جماعتوں کے نام شائع ہو چکے ہیں۔ یہ نوٹ بغرض یاددہانی شائع کیا جاتا ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ ہر ماہ کی ۱۰ - تاریخ رپورٹ بھیجنے کے لئے نوٹ کرلیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب مولوی محمد علی صاحب کے سامنے ایک فیصلہ کن تجویز

سورہ کہف کی تفسیر مشترکہ خرچ پر شائع کی جائے

قرآن مجید کا خالی ترجمہ کر لینا تو ہر عالم کے لئے ممکن ہے۔ خواہ وُہ مسلمان ہو یا غیر مسلم۔ لیکن قرآن پاک کے حقائق و معارف سے آگاہی صرف پاکیزہ فطرت رکھنے والوں اور خدا کے مطہر بندوں کو ہی حاصل ہوتی ہے اس پاک کتاب کی چابی ناپاک ہاتھوں میں نہیں دی جاتی۔ اور نہ ہی اس روحانی نعمت کا نزول غیر مطہر قلوب پر ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لا یمسہ الا المطھرون کہ قرآن مجید کے معارف پاکیزہ لوگوں پر ہی کھولے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس قرآنی معیار کے مطابق بھی اپنے مخالفوں پر اتمام حجت کی۔ حضور نے انہیں بالمقابل تفسیر نویسی کے لئے بلایا مگر وہ سب عاجز رہ گئے۔ یہی معیار اس وقت جماعت احمدیہ اور اس کے مخالفوں میں فیصلہ کن ہے۔ اسی معیار کے رو سے غیر مبایع اصحاب کے ساتھ بھی بآسانی فیصلہ ہو سکتا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے سب مخالفین کو چیلنج دیا ہے۔ کہ وہ قرآنی معارف کے بیان کرنے میں میرے ساتھ مقابلہ کر لیں۔ مگر ربع صدی گزرنے کے باوجود کوئی شخص اس مقابلہ کے لئے آمادہ نہیں ہُوا۔

غیر مبایعین کے امیر جناب مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے جماعت احمدیہ کی انتہائی مخالفت ہوئی ہے۔ مگر وہ قرآن مجید کے اس معیار لا یمسہ الا المطھرون کے مطابق کبھی فیصلہ کرنے پر آمادہ نہیں ہوئے۔ ان کو اور ان کے مبلغین کو بار بار توجہ دلائی گئی کہ جناب مولوی محمد علی صاحب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے تفسیر نویسی کا مقابلہ کر لیں۔ تا اہل دنیا پر ظاہر ہو جائے۔ کہ کون مقبول بارگاہ ہے۔ لیکن ہر مرتبہ اس درخواست کو ٹھکرا دیا گیا۔

تفسیر نویسی کے مقابلہ پر نہ آسکنے کے باوجود جناب مولوی محمد علی صاحب نے بار بار اپنے اس ترجمہ قرآن کریم کو اپنے عقائد کی صداقت پر دلیل کے طور پر پیش کیا۔ جو وہ صدر انجمن احمدیہ سے تنخواہ لے کر کرتے رہے۔ اور اختلاف ہو جانے پر اپنے ہمراہ لے گئے۔ اور اپنے نام سے اسے شائع کر دیا۔ مولوی صاحب سے عرض کیا گیا۔ کہ اگر اس قسم کا ترجمہ کر لینا دلیل صداقت عقائد ہے۔ تو مولوی ثناء اللہ صاحب۔ ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب۔ اور بعض عیسائیوں وغیرہ نے بھی ترجمے شائع کئے ہیں۔ اور خود ہماری جماعت کی طرف سے اردو ہندی وغیرہ میں کئی ترجمے شائع ہو چکے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف نے ہمارے اس جواب سے بے پروا ہو کر اپنے رویہ کو برقرار رکھا۔ اور ہمیشہ اپنے ترجمہ کا ذکر کرتے رہے۔ اس میں اگر کمی واقع ہوئی ہے۔ تو صرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تفسیر کبیر کی اشاعت سے۔ چنانچہ ان دنوں مولوی صاحب اپنے ترجمہ کا بہت کم ذکر کرتے ہیں۔

ہمارے نزدیک قرآن مجید کے جتنے تراجم شائع ہوں۔ جتنی تفاسیر طبع ہوں کم ہیں۔ اگر ان کے ذریعہ سے اسلامی حقائق کی اشاعت ہو تو یقیناً یہ امر ہر سچے مسلم کے لئے مسرت و شادمانی کا موقعہ ہے۔ اس بات سے قطع نظر کرتے ہوئے اگر یہ دیکھنا مدنظر ہو۔ کہ کونسا انسان اللہ تعالےٰ سے روحانی تعلق رکھتا ہے۔ اور کسے اس کا قرب خاص حاصل ہے۔ تو اس کے لئے ان معارف الٰہیہ کو دیکھا جائے گا۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس پر کھولے جاتے ہیں۔ اس امتحان کے لئے اگر جناب مولوی محمد علی صاحب تیار ہوتے۔ یا اب بھی تیار ہوں۔ تو فیصلہ نہایت آسان ہے۔ لیکن ان کے نئے مقابلہ کے لئے تیار نہ ہونے کی صورت میں بھی میں ایک ایسی تجویز پیش کرتا ہوں۔ جس سے بنی نوع انسان کا بھی فائدہ ہوگا۔ اور یہ بات بھی روز روشن کی طرح کھل جائے گی۔ کہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد لا یمسہ الا المطھرون کے ماتحت کون خدا کا پاکباز اور مطہرہ بندہ ہے۔

قرآن مجید میں سورہ کہف وہ خاص سورۃ ہے جو دجالی فتنوں کا علاج اور آخری زمانہ کے حالات و واقعات پر مشتمل ہے۔ اس کی تفسیر جناب مولوی محمد علی صاحب نے "بیان القرآن" میں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہٖ نے "تفسیر کبیر" میں شائع فرمائی ہے۔ اب تجویز یہ ہے۔ کہ دونوں تفسیروں کو جماعت احمدیہ قادیان اور غیر مبایعین لاہور کے مشترکہ خرچ پر اکٹھا چھپوا کر ایک لاکھ کی تعداد میں شائع کیا جائے تا پڑھنے والے دونوں بیانات کو سامنے رکھ کر فیصلہ کر سکیں۔ کہ کون ہے جسے تائید ایزدی حاصل ہے۔ اور کون اس سے محروم ہے۔ یہ ایک نہایت سادہ مگر مفید ترین تجویز ہے۔ اگر جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی اس تجویز کو منظور فرما لیں۔ تو وہ مخلوق خدا پر ایک احسان کریں گے۔ اس طرح حقائق و معارف قرآنیہ کی اشاعت بھی ہو جائے گی۔ اور بغیر کسی قسم کے طعن و تشنیع کے اس امر کا بھی فیصلہ ہو جائے گا۔ کہ کون اللہ تعالےٰ کا پیارا اور مطہر بندہ ہے۔ لیکن اگر مولوی صاحب اور ان کے رفقاء اس تجویز کو منظور نہ کریں۔ تو منصف مزاج سمجھ لیں۔ کہ مولوی صاحب خود بھی محسوس کرتے ہیں۔ کہ انہیں آسمانی تائید حاصل نہیں۔ اور یہ بات خود ایک فیصلہ کن امر ہے۔

خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری

تعمیر مسجد احمدیہ نائیجیریا اور احباب جماعت کی ذمہ واری

نائیجیریا مغربی افریقہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت مسجد احمدیہ کی تعمیر کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔ اور اس سلسلہ میں نظارت بیت المال کی طرف سے دیر سے تحریک کی جا رہی ہے۔ اخراجات کا اندازہ مبلغ ۵۰۰۰ روپے کیا گیا ہے۔ اور وصول مورخہ ۷ شہادت ۱۳۲۰ ہش تک مبلغ ۲۲۹۲ روپے ہو چکی ہے جس میں سے ۱۰۰ پونڈ بالعوض ۱۳۴۵ روپے حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بھجوایا جا چکا ہے۔

تعمیر مساجد کا ثواب احباب سے مخفی نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اللہ تعالےٰ کے لئے مسجد بنواتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت میں مکان بنائیگا۔ نیز یہ کہ اللہ تعالےٰ کو شہروں میں سب سے پیاری جگہ اس کی مساجد ہیں۔ پھر یہ مسجد مغربی افریقہ میں عبادت گاہ کا ہی کام نہ دیگی۔ بلکہ اس علاقے میں اعلائے کلمۃ الحق کے لئے مرکز بھی ہوگی۔ اس لئے اس کی اہمیت ظاہر ہے۔ پس میں پھر اعلان ہذا کے ذریعہ احباب کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ حسب توفیق اس تحریک میں جلد حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ مسجدیں تعمیر ہونگی۔ مگر ان تنگی کے دنوں میں جو ثواب اس وقت آپکی قلیل رقوم لائیں گی۔ بعد میں آنے والوں کی بڑی بڑی قربانیاں بھی حاصل نہ کر سکیں گی۔

میرے اس اعلان کے مخاطب صرف عہدہ دار ہی نہیں۔ بلکہ سلسلہ کا ہر ایک فرد ہے جس کے دل میں درد ہے۔ اور جو سلسلہ کی ترقی کا خواہاں ہے۔ نمائندگان مجلس شاورت سے بھی التماس ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں تحریک فرمائیں۔ اور وصول کی کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

ناظر بیت المال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

341

یکم مئی ۱۹۴۱ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۴۴ء تک کیلئے

جدید عہدہ داروں کے انتخابات کے متعلق اعلان اور ضروری ہدایات

مقامی انجمنوں کے موجودہ عہدہ داروں کی میعاد ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء کو ختم ہو رہی ہے۔ اور اب جدید انتخابات ہونے چاہئیں۔ یہ جدید انتخابات آئندہ تین سال کے لئے یعنے یکم مئی ۱۹۴۱ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۴۴ء تک کے لئے ہوں گے۔ جن کی فہرستیں ۲۵ اپریل ۱۹۴۱ء تک نظارت علیا میں بغرض منظوری پہونچ جانی چاہئیں۔ انتخابات کے متعلق مندرجہ ذیل ضروری قواعد وہدایات کو ملحوظ رکھا جائے۔

(۱) صرف مندرجہ ذیل عہدہ داروں کی فہرست بغرض منظوری جماعت ہذا میں آنی چاہیئے امیر جماعت - نائب امیر - پریذیڈنٹ - وائس پریذیڈنٹ - سیکرٹری تبلیغ - سیکرٹری تعلیم وتربیت - سیکرٹری امور عامہ - سیکرٹری امور خارجہ - سیکرٹری وصایا - سیکرٹری مال - سیکرٹری تالیف وتصنیف - سیکرٹری ضیافت - آڈیٹر - امین - محاسب۔

(۲) اگر کسی جگہ نائب امیر یا وائس پریذیڈنٹ کے علاوہ مندرجہ بالا عہدہ داروں کے نائبوں کی بھی ضرورت ہو۔ تو ان کی منظوری مقامی انجمن خود دے سکتی ہے۔ مرکز سے اعلان نہیں کیا جائے گا۔ نہ ہی ان کی فہرستیں مرکز میں بھیجی جائیں۔

(۳) محصلوں کے لئے بھی مقامی انجمن کی منظوری کافی ہے۔ البتہ ان کے متعلق اطلاعی رپورٹ نظارت بیت المال میں آنی چاہیئے۔ تا کہ اگر کوئی نامناسب تقرر ہو۔ تو اس کی اصلاح کی جا سکے۔

(۴) مقامی قاضیوں کی اور امام الصلوٰۃ کی منظوری متعلقہ مرکزی دفاتر سے حاصل کی جائے۔ یعنے مقامی قاضیوں کی منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے بواسطہ نظارت امور عامہ اور امام الصلوٰۃ کی منظوری نظارت تعلیم وتربیت سے۔

(۵) امام الصلوٰۃ کے متعلق یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ امامت کا حق امیر یا پریذیڈنٹ کا ہے۔ پس اگر وہ خود امام ہیں۔ تو کسی علیحدہ منظوری کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر وہ خود امام نہ ہیں تو مستقل امامت کے لئے نظارت تعلیم وتربیت سے منظوری حاصل کی جائے۔ اور عارضی انتظام کے لئے خود امیر یا پریذیڈنٹ فیصلہ کر سکتے ہیں۔

(۶) پریذیڈنٹ صرف ایسی جماعتوں میں منتخب کئے جائیں۔ جہاں امراء مقرر نہ ہوں۔ اسی طرح اگر جنرل سیکرٹری کے بغیر کام چل سکتا ہو۔ تو جنرل سیکرٹری منتخب نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس کا دوسرے سیکرٹریوں کے ہوتے ہوئے کوئی خاص فائدہ نظر نہیں آتا۔ البتہ بڑی جماعتوں میں ضرورت ہو تو حرج نہیں۔

(۷) امراء کی منظوری چونکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے حاصل کی جاتی ہے۔ اور حضور کی منظوری کے لئے ناظر اعلےٰ کی رائے بھی حضور کی خدمت میں ساتھ ہی پیش ہوتی ہے۔ اس لئے امراء و نائب امراء کے متعلق جملہ فہرستیں نظارت علیا میں آنی چاہئیں۔ مگر یہ درخواستیں باقی عہدہ داروں کی فہرست سے بالکل جدا کاغذ پر لکھی جائیں۔ ورنہ نظر انداز ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

نوٹ:۔ جن جماعتوں میں چالیس یا چالیس سے زیادہ باقاعدہ چندہ دہندہ ممبر ہوں وہاں کے امراء کا انتخاب مجلس انتخاب امراء کے ذریعہ سے ہوگا۔ جن کے متعلق تفصیلی قواعد اخبار فاروق مجریہ ۲۸ مارچ و اخبار الفضل مجریہ ۳۰ مارچ ۱۹۴۱ء میں شائع ہو چکے ہیں۔ باقی جماعتیں ان قواعد کے ماتحت امراء کا انتخاب کریں گی۔

(۸) امراء کے انتخاب میں مندرجہ ذیل امور خاص طور پر ملحوظ رکھے جائیں:۔

(الف) ایک ہی نام تجویز کرنے کی بجائے حتی الوسع دو تین دوستوں کا نام تجویز کیا جائے۔

(ب) ہر ایک نام کے حاصل کردہ ووٹوں کی تعداد پوری پوری درج کی جائے۔

(ج) ہر ایک کا سنہ بیعت۔ دینی و انتظامی قابلیت عمر اور پیشہ درج کیا جائے۔

(د) جماعت کے کل افراد کی تعداد بہ تفصیل ذیل درج کی جائے۔

بالغ مرد ۱۸ سال سے اوپر - بچے ۱۸ سال سے کم اور مستورات۔

(۹) اگر کوئی جماعت بالاتفاق کسی ایک ہی دوست کو عہدۂ امارت کے لئے منتخب کرے اور کسی قسم کا اختلاف رائے نہ ہو۔ تو ایسی جماعت کو بالوضاحت اپنی درخواست میں اس امر کو بیان کر دینا چاہیئے۔ کہ یہ انتخاب بالاتفاق عمل میں آیا ہے۔ اور اس میں کسی قسم کا اختلاف نہیں ہوا۔

(۱۰) بوقت انتخاب اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ایک سے زیادہ عہدے ایک ہی دوست کے سپرد بجز خاص مجبوری کے نہ کئے جائیں۔ تاکہ کثرت کار کی وجہ سے سلسلہ کے کاموں میں کوئی حرج اور نقص واقع نہ ہو۔ اور زیادہ سے زیادہ دوست کام کی تربیت حاصل کر سکیں۔

(۱۱) اگر کسی امیر یا کسی دوسرے مقامی عہدہ دار کے انتخاب کے متعلق یہ شکایت موصول ہوگی اور تحقیقات پر یہ شکایت درست ثابت ہوئی۔ کہ کسی امیدوار کے حق میں پروپیگنڈا کیا گیا ہے تو اس انتخاب کو بموجب ہدایت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مندرجہ قاعدہ ۸۶۱ کالعدم قرار دیا جائیگا۔ اور پروپیگنڈا کرنے والوں سے سختی سے بازپرس کی جائے گی۔ اور دوبارہ انتخاب کے وقت انہیں اجلاس میں شامل ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

(۱۲) ایسی جماعتوں میں جہاں ایسے افراد کی تعداد ۲۱ یا زیادہ ہو۔ جن پر چندہ عاید ہوتا ہو وہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فیصلہ بموقعہ مجلس مشاورۃ ۱۹۳۶ء مرکز سلسلہ کے کسی بقایا دار کو کسی کام پر مقرر نہیں کیا جائے گا (نوٹ) بقایا سے مراد چھ ماہ کا بقایا ہے (دیکھو الفضل ۳۰ مارچ ۱۹۴۱ء صفحہ ۱ کالم ۴ فقرہ ۱۲ و اخبار فاروق ۲۸ مارچ ۱۹۴۱ء صفحہ ۳ کالم ۲ فقرہ ۱۲)

(۱۳) اگر کسی جگہ کسی عہدہ پر مجبوراً کسی بقایا دار کو مقرر کرنا پڑے۔ تو اس عہدہ دار سے یہ تحریری عہد لیا جائے گا۔ کہ وہ اپنے بقایا کو مناسب مقررہ شرح سے باقاعدہ ادا کرتا رہے گا۔ اور اس شرح کی منظوری بواسطہ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ نظارت بیت المال یا نظارت بہشتی مقبرہ سے حاصل کرنی ضروری ہوگی۔ لیکن اگر کوئی بقایا دار (سوائے موصی بقایا دار کے کہ اس کا بقایا بموجب ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مندرجہ اخبار الفضل مجریہ ۱۹ مارچ ۱۹۳۸ء معاف نہیں کیا جا سکتا) اپنا بقایا ادا کرنے سے بالکل معذور ہے تو اپنے عذرات کو اسی واسطہ سے بالتفصیل پیش کر کے نظارت بیت المال سے معافی لے لیگا۔

(۱۴) مندرجہ ذیل اشخاص کو ہر قسم کے انتخاب کے اجلاس میں ووٹ دینے کا حق نہیں ہوگا۔

(الف) ایسا شخص جس کے ذمہ تین سال یا اس سے زیادہ عرصہ سے بغیر منظوری مرکز بقایا چلا آتا ہو۔ اور وہ اسے ادا نہ کر رہا ہو (ب) مستورات (ج) ۱۸ سال سے کم عمر بچے۔

(انتخاب ممبران مجالس امراء کے متعلق بھی یہی قاعدہ چسپاں ہوگا)

(۱۵) ہر عہدہ کی اہمیت اور فرائض کے مناسب حال اس کے لئے عہدہ دار کا انتخاب ہونا چاہیئے۔ اور دوستوں کو رائے دیتے ہوئے اہلیت کے سوال کو ہر صورت میں مقدم رکھنا چاہیئے۔ محض نام کے طور پر عدیم الفرصت یا سست یا غیر مخلص یا نااہل یا کسی رنگ میں بدنمونہ رکھنے والے اشخاص کو منتخب نہیں کرنا چاہیئے۔

(۱۶) فہرست انتخاب کو مرکز میں بھجواتے ہوئے اس بات کو وضاحت سے بیان کرنا چاہیئے۔ کہ ووٹ دینے کے قابل اس انجمن میں کتنے افراد ہیں۔ اور ان میں سے بوقت اجلاس کتنے حاضر تھے۔

(۱۷) فہرست انتخاب پر صدر جلسہ کے علاوہ دو ایسے دوستوں کے دستخط ہونے بھی لازمی ہوں گے جو کسی عہدہ کے لئے انتخاب میں نہ آئے ہوں۔ مگر انتخاب کی کارروائی میں موجود رہے ہوں۔

(۱۸) عہدہ داروں کے انتخاب کی فہرستیں معہ ان کی خط و کتابت کے مکمل پتوں کے (سکونت ڈاکخانہ - ضلع وغیرہ) ۲۵ اپریل تک لازماً نظارت علیا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ لیکن جب تک جدید عہدہ داروں کی منظوریوں کا اعلان شائع نہ ہو۔ اس وقت تک سابقہ عہدے دار ہی کام کرتے رہیں گے۔

(۱۹) اگر کسی انجمن یا حلقۂ امارت کے ساتھ اور دیہات یا جماعتیں بھی شامل ہوں۔ تو یہ بات فہرست انتخاب اور درخواست امارت میں واضح طور پر بیان کرنی چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اس انجمن یا حلقہ امارت میں فلاں فلاں دیہات یا جماعتیں شامل ہیں۔ اور اس انجمن یا حلقہ امارت کا مرکزی مقام کونسا ہے۔ یعنی کس نام پر یہ انجمن یا حلقہ امارت ہوگا۔

(۲۰) اگر کسی انجمن کا تار کا پتہ رجسٹرڈ ہو۔ تو وہ بھی لکھا جائے۔ اور ٹیلیفون ہونے کی صورت میں اس کا نمبر دیا جائے۔

(۲۱) اگر کوئی امیر یا پریذیڈنٹ یہ خواہش رکھتا ہو۔ کہ اس کے سکرٹریوں کے نام کی خط و کتابت اس کی معرفت ہو۔ تو اس بات کو بھی واضح کر دیا جائے۔

(۲۲) عہدہ داروں کے نام کے ساتھ ان کے القاب و خطاب بھی لکھے جائیں (مثلاً مولوی۔ سید۔ مرزا۔ چوہدری۔ شیخ۔ بابو۔ ڈاکٹر۔ منشی وغیرہ) جو عام طور پر ان کے نام کے ساتھ لکھا یا بولا جاتا ہو۔ اسی طرح ملازم کی صورت میں عہدہ کا بھی اندراج ساتھ کیا جائے۔

(۲۳) جدید انتخابات کی منظوریوں کا اعلان شائع ہونے پر سابقہ عہدہ داران کو فی الفور کام کا چارج پوری تفصیل اور مکمل ریکارڈ کے ساتھ جدید عہدہ داران کے سپرد کر دینا چاہیئے۔ اور جدید عہدہ داروں کو چاہیئے۔ کہ چارج لینے کے بعد دو ہفتہ کے اندر اندر سابقہ عہدہ داروں سے گذشتہ سال کی رپورٹیں لے کر متعلقہ مرکزی صیغہ جات کو بھجوا دیں۔ ورنہ یہ ذمہ داری جدید عہدہ داروں پر عائد ہوگی۔

(ناظر اعلےٰ)

لجنات اماء اللہ کے متعلق ضروری اعلان

اس سے قبل اخبار الفضل کے ذریعے اعلان کیا جا چکا ہے کہ تمام بیرونی لجنات اپنے ایڈریس سے مجھے مطلع کریں۔ لیکن ابھی تک صرف چند ایڈریس موصول ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض بالکل نامکمل ہیں یعنی صرف یہ لکھا گیا ہے۔ کہ سکرٹری فلاں۔ اس سے کچھ بھی معلوم نہیں ہو سکتا۔ براہ مہربانی لجنات اس طرف فوراً متوجہ ہوں۔ اور اپنے اپنے مکمل ایڈریس سے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

(جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ۔ قادیان)

اعلان

۵ اپریل ۱۹۴۱ء سے ۲۰ اپریل ۱۹۴۱ء تک کے خریداروں کو خاص رعایت

محلہ دارالفضل شمالی متصل احمدیہ فروٹ فارم چند قطعات اراضی قابل فروخت ہیں۔ یہ قطعات ہر لحاظ سے باموقع ہیں سٹیشن سے اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قریب واقع ہیں۔ مجلس مشاورت کے موقع پر ۵ اپریل ۱۹۴۱ء سے ۲۰ اپریل ۱۹۴۱ء تک کے خریداروں کو -/۸/۲ فی مرلہ کی رعایت ہوگی۔

نیز محلہ دارالانوار میں ایک قطعہ متصل کوٹھی سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی قابل فروخت ہے۔

خاکسار۔ خان محمد عبد اللہ خان آف مالیر کوٹلہ

خط و کتابت و زبانی فیصلہ مندرجہ ذیل پتہ سے کریں۔

چوہدری حاکم دین۔ احمدی دوکاندار قادیان

ملک عزیز احمد صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین ناردرن کمانڈ راولپنڈی تحریر فرماتے ہیں۔ "مجھے آج طبیہ عجائب گھر دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ مجھے یہ دیکھ کر نہایت درجہ خوشی حاصل ہوئی۔ کہ مالک طبیہ عجائب گھر نے نہایت محنت جانفشانی اور زر کثیر خرچ کر کے اعلےٰ درجہ کے مفردات اور قیمتی مرکبات کے علاوہ بیش بہا جواہرات مہیا کر رکھے ہیں۔ میں نے گذشتہ سال روح نشاط استعمال کی۔ اور میں اس امر کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ اس سے مجھے بہت فائدہ حاصل ہوا۔ کیونکہ مجھے کچھ دل کی دھڑکن کی تکلیف تھی۔ اور میں سمجھتا تھا۔ کہ کوہ مری ایسی اونچی جگہ چلنے پھرنے میں تکلیف ہوگی۔ مگر اس کے استعمال سے نہ صرف مجھے فرحت حاصل ہوتی ہے۔ بلکہ میلوں سیر کرنے میں کوئی تھکاوٹ نہیں ہوتی۔ اللہ تعالےٰ خان صاحب کے کام میں برکت ڈالے اور جزائے خیر دے۔"

پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

343

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۹ اپریل آج مسٹر چرچل نے ہاؤس آف کامنز میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ بن غازی کا نقصان اور لیبیا میں جرمنوں کا پہنچ جانا بہت افسوسناک واقعات ہیں۔ ہمیں چاہیئے تھا کہ طبرق کی تسخیر پر اکتفا کرتے۔ اور آگے نہ بڑھتے۔ ہماری آبدوزیں اور ہوائی جہاز جرمن فوجوں کو افریقہ کے ساحل پر اترنے سے روک نہ سکے۔ اب لیبیا کی جنگ کیا صورت اختیار کرے گی۔ اس کے متعلق میں کوئی پیشگوئی نہیں کرتا۔ اب کہ جرمن مسلح فوجیں وہاں پہنچ چکی ہیں۔ ہمیں عنقریب شدید جنگ کی توقع رکھنی چاہیئے۔ جو نہ صرف سرے نیکا (لیبیا) بلکہ مصر کی حفاظت کے لئے لڑی جائیگی کیرن کی لڑائی میں ہمارے چار ہزار فوجی ہلاک و مجروح ہوتے ہیں۔ بلقان میں جنگ کا پہنچ جانا ہماری پالیسی اور ہمارے مفاد کے صریح خلاف ہے۔ آخر کار ہر ایک بات کا دارومدار بحر اوقیانوس کی جنگ پر ہے۔ جو دونو کناروں سے زور شور سے لڑی جا رہی ہے ہمارے جہازوں کا نقصان بہت زیادہ ہے۔ اور اگر یہ مسلسل ہوتا رہا۔ تو ہماری جنگی کوششوں پر اثر انداز ہوگا۔ ہمارے چالیس لاکھ ٹن کے جہاز ڈوب چکے ہیں۔ مگر ہمیں غیر ملکوں سے نیز نئے تعمیر شدہ جہازوں سے بیس لاکھ ٹن کے جہاز مل بھی گئے ہیں۔ لیکن اگر نقصان کی یہی صورت رہی تو مزید گھاٹا کو پورا کرنے کے لئے مزید تیس یا چالیس لاکھ ٹن کے جہاز کہاں سے لائیں گے۔ امریکہ کی طرف سے جہاز سازی کی رفتار کے تیز کئے جانے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

لنڈن ۹ اپریل بحر اوقیانوس میں ایک جرمن جنگی جہاز نے پرتگال کے ایک جزیرہ پر بمباری کی۔ وہ یہاں قبضہ کرکے اسے بحری اڈا بنانا چاہتا ہے

لنڈن ۹ اپریل سائیگان ریڈیو کا بیان ہے کہ جاپان اور سوویٹ گورنمنٹ کے مابین عدم اقدام جارحانہ کا معاہدہ انہی لائنوں پر ہونے والا ہے۔ جو جرمنی اور روس کے مابین ۱۹۳۹ء میں ہو چکا ہے۔

لنڈن ۹ اپریل گذشتہ شب برطانی طیاروں نے برلین پر شدید حملہ کیا۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ بہت نقصان ہوا۔ برطانیہ پر بھی جرمن حملہ سخت تھا۔ اس کا زور مڈلینڈ کے ایک شہر پر رہا۔ جس سے بہت نقصان ہوا۔ جانی بھی اور مالی بھی۔ جرمنی کے دس جہاز برباد کر دیئے گئے۔

ایتھنز ۹ اپریل سالونیکا پر جرمن قبضہ سے قبل ہی اس علاقہ کو خالی کر دیا گیا تھا۔ اشیائے خوردنوش گولہ بارود اور پٹرول جس قدر لے جا سکتے تھے لے گئے۔ اور باقی تباہ کر دیا۔ تھریس میں جو یونانی فوج گھری ہوئی ہے۔ وہ بڑی بہادری سے لڑ رہی ہے۔ انگریزی ہوائی جہاز یونانیوں کی بہت مدد کر رہے ہیں۔ کل دن بھر میں وہ جرمن ٹینکوں اور فوجی لاریوں پر بم برساتے رہے یوگوسلاویہ میں بھی جرمن فوجیں بڑھ رہی ہیں۔ ہنگری کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ سلاوی افواج نے دو جگہ ہنگری کے علاقہ میں داخل ہونے کی کوشش کی مگر انہیں پیچھے ہٹا دیا گیا۔

ارزاں واپسی

ریل اور سڑک کے مشترکہ ٹکٹ

جو

براستہ راولپنڈی یکم اپریل ۱۹۴۱ء سے

اور

براستہ جموں (توی) یکم مئی ۱۹۴۱ء سے

چھ ماہ کے لئے کارآمد ہونگے

فیروزپور چھاؤنی سے سری نگر

	سکیم الف: براستہ راولپنڈی یا جموں توی اور واپسی کسی ایک راستہ سے (روپے آنے)	سکیم ب: براستہ جموں (توی) اور بانہال اور واپسی اسی راستہ سے (روپے آنے)
اول درجہ	۹۶-۱۱-۰	۸۳-۶-۰
دوم درجہ	۶۳-۶-۰	۵۶-۱۱-۰
درمیانہ درجہ	۲۱-۴-۰	۱۸-۱۱-۰
درجہ سوم	۱۵-۱۴-۰	۱۴-۵-۰

(ان کرایہ جات میں چار سو میل کا سڑک کا سفر بھی شامل ہے)

مصور پمفلٹ کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں۔

چیف کمرشل مینجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

باموقع سکنی اراضی قابل فروخت

محلہ دارالعلوم میں چند قطعات اراضی جو ہر لحاظ سے باموقع ہیں قابل فروخت موجود ہیں۔ جو دوست خریدنا چاہیں مجلس مشاورت کے ایام میں زبانی مجھ سے بات چیت کر سکتے ہیں۔

مرزا شریف احمد

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah